دبیت المال خرچ

فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/[illegible]	۲۴ ظہور ۱۳۴۵ہش ۔ ۶ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۴ اگست ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۹۶

اخبار احمدیہ

۰ ــ ربوہ ۲۳ اگست (آٹھ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

۰ ــ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے احباب کامل و عاجل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

۰ ــ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب گذشتہ دنوں چھ سات روز تک بعارضہ بخار بیمار رہے۔ اب بخار تو اتر گیا ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ احباب حضرت ڈاکٹر صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۰ ــ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۳ ستمبر کو کھلے گا طالبات اس تاریخ کو پہنچ جائیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

۰ ــ تمام جماعت ہائے احمدیہ کے سیکرٹریان تعلیم کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے میٹرک پاس کرنے والے لڑکوں کے مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ انتخابی مضامین۔ نمبر حاصل کردہ۔ ڈویژن۔ آئندہ کے عزائم مقامی مشاورتی تعلیمی کمیٹی کا مشورہ

(ناظر تعلیم ربوہ)

۰ ــ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۶ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حمید الدین صاحب خوشنویس الفضل کو دوسری بچی عطا فرمائی۔ نومولودہ مکرم نور الدین صاحب خوشنویس کی پوتی ہے۔ بچی کا نام فصیحہ بشریٰ تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

واقفِ زندگی طلباء کیلئے اعلان

۱۰ ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ جملہ ایسے واقفِ زندگی نوجوان جو میٹرک ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس ہیں فوری طور پر اپنے پتے سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

جو چیز انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہوتا استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہر داری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام مسلمان نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمت گار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آ جاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۰ و صفحہ ۳۶۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قرآن کریم ایک عظیم الشان کتاب ہے، اس سے جتنی بھی محبت کی جائے کم ہے

اور

اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ ناکافی ہے

سورۃ مومن کی دو آیات کی پُر معارف تفسیر - قرآن کریم کی عدیم المثال آٹھ خوبیاں

یہ کتاب ہماری تعریفوں کی محتاج نہیں کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی اس کی عظمت و شان کو واضح کر دیا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۶ء

مرتب کردہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم ایک عظیم اور بڑی شان والی کتاب ہے

اس سے جتنی بھی محبت کی جائے کم ہے۔ اور اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے ناکافی ہے۔ مگر یہ کتاب ہماری تعریفوں کی محتاج نہیں کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہی اس کی عظمت اور اس کی شان کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ میں اپنے متعدد خطبات میں ان خوبیوں کا اشارۃً اور مجملاً ذکر کر چکا ہوں جو مختلف مقامات پر قرآن کریم کی تعریف کرتے ہوئے بیان کی گئی ہے۔ آج میں

سورۃ مومن کی دو آیتیں

اس سلسلہ میں احباب جماعت کے سامنے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الٰہ الا ھو الیہ المصیر

مطلب یہ ہے ان آیات کا۔ کہ اس کتاب کا نزول اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو غالب ہے۔ کامل غلبہ اور کامل عزت اسی کو حاصل ہے۔ وہ کامل علم والا ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔ وہ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ خطاکار انسان کی خطاؤں پردہ

مغفرت کی چادر

ڈالتا ہے اور کمزور اور مائل بگناہ انسان اس سے طاقت حاصل کر کے میلان گناہ کو دبانے اور نفس امارہ کو پوری طرح کچل دینے کی قوت پاتا ہے۔ وہی رحیم و مہربان ہے۔ جو محض اپنے فضل و احسان سے توبہ کو قبول کرتا ہے اور بھٹکے ہوئے راہی کو جب وہ رجوع ہوئے ہو

معصومیت کی چادر

میں لپیٹ لیتا ہے اور اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ وہی ہے جو ابا اور استکبار کرنے والوں کو اور انہیں جو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور شیطان کو اپنا دوست بنا لیتے ہیں سخت سزا دیتا ہے اور اپنی قہری تجلی کے ساتھ ان کی اصلاح کے سامان پیدا کرتا ہے وہی ہے جو بہت ہی احسان کرنے والا ہے اور جس کی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محبت اور پرستش کا وہی اہل صرف وہی سزاوار ہے۔ اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اس سے اپنے کئے کی جزا پانا ہے۔ اور بہتر اور احسن جزا وہی پائیں گے۔ جو اس کی تعلیم پر عمل کریں گے۔

ان مختصر سی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے

قرآن کریم کی آٹھ اندرونی خوبیاں

بیان فرمائی ہیں۔

(۱) پہلی خوبی اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ تنزیل من اللہ العزیز کہ یہ کتاب اس اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو العزیز صفت سے متصف ہے۔ جو غالب ہے اور کوئی اور ہستی اس پر غالب نہیں آ سکتی۔ کیونکہ اس جیسا کوئی ہے ہی نہیں

عزیز کے ایک معنی

اس قسم کی عزت اور طاقت اور غلبہ رکھنے والی ہستی کے ہوتے ہیں کہ جس کے مقابلہ میں اس جیسی قوت اور طاقت اور غلبہ رکھنے والی کوئی اور ہستی نہ ہو۔ اس لحاظ سے وہ بے مثل ہو۔

تو اس ٹکڑے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ اس عزیز خدا کی طرف سے جو کتاب نازل کی گئی اس کتاب میں بھی یہ خوبی ہے کہ وہ بے مثل ہے۔ ایسی خوبیوں کی حامل رضائے الٰہی کی اس قدر فراخ راہیں دکھانے والی ہے کہ دنیا میں جس قدر کتب سماوی گزری ہیں وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور نہ کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اس کا مثل معرض وجود میں لا سکے۔ اس کتاب میں کامل حسن اور کامل تعلیم اور کامل ہدایت پائی جاتی ہے۔ اس

بے مثل اور یگانہ ذات

کے پرتو نے اس کتاب کو بھی بے مثل کر دیا ہے۔ اگر تم اس کتاب کی تعلیم پر عمل کرو گے تو تم بھی ایک واحد و یگانہ بے مثل قوم بن جاؤ گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تم وہ امت ہو جس سے بہتر امت اس دنیا میں پیدا نہیں کی گئی تم وہ امت ہو جس سے زیادہ احسان انسان پر کسی امت نے نہیں کیا۔ پس پہلی خوبی اس کتاب کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتائی کہ اپنے کمال کے باعث یہ کتاب بے مثل ہے۔ اور اپنی تعلیم کی وجہ سے یہ کتاب امت مسلمہ کو ایک بے مثل و بے مثال امت بنانے کی اہلیت رکھتی ہے۔

دوسری اندرونی خوبی

ہمیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ یہ وہ کتاب ہے تنزیل من اللہ العلیم۔ اس ذات نے اسے اتارا ہے۔ جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ حقائق الاشیاء اور مخلوق کے غیر محدود خواص کا علم صرف اسی پاک ذات کو ہے اور صرف وہی خدا اس بات پر قادر تھا کہ فطرت انسانی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والی

کتاب اور ہدایت

نازل کرتا۔ اور ایک ایسی شریعت انسان کو دیتا جو ہر قوم اور ہر زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہوتی۔

پس یہی وہ کتاب ہے جس کے ہوتے ہوئے کسی اور ہدایت کی انسان کو ضرورت نہیں رہتی۔ ہر زمانہ کے مسائل کو یہ سلجھا دیتی ہے۔ روحانی علوم کے نہ ختم ہونے والے چشمے اس سے پھوٹتے ہیں اور مادی علوم کی بنیادی صداقتیں اور اصول اس میں جمع کر دئے گئے ہیں۔

پس اگر تم روحانیت میں ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ یا دنیوی علوم میں فوقیت اور رفعت کے مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس کتاب کی پیروی کرنے والے بنو۔ اگر تم اس کتاب کی آواز کی طرف متوجہ نہ ہوگے۔ اسکی وہ قدر نہیں کروگے جو کرنی چاہیئے تو نہ روحانی میدان میں تم کوئی ترقی حاصل کرسکو گے اور نہ دنیوی علوم میں دوسروں سے مقابلہ کرنے کی طاقت اپنے اندر پیدا کرسکوگے۔ پس

مادی اور روحانی ہر دو لحاظ سے

علوم میں اگر ترقی کرنی ہے (اور علم کے لغوی معنی ایک یہ بھی ہیں کہ ایسا علم جس کے ساتھ اُس کے مطابق عمل بھی ہو) اور روحانی علوم کو حاصل کرکے میدانِ عمل میں تم نے اترنا ہے تو تمہیں اس کتاب کی ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر تم اس کے علوم حاصل کرلوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے تو خدائے علیم جو ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اور جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ تمہیں اپنے قرب کے وہ مقامات عطا کرے گا کہ جن سے تم راضی ہو جاؤگے جیسا کہ وہ تم سے راضی ہوگا۔

(۳)

تیسری صفت

یہاں قرآنِ کریم کی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ یہ اس ہستی کی طرف سے اتارا گیا ہے جو غَافِرِ الذَّنْب ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ پس یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ان نیکیوں اور ان حسنات کے کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جو نا سمجھی کے گناہوں اور بداعمالیوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کرلے جاتی ہے۔ اور وہ طریق بتائے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان نفسِ امارہ پر قابو پالیتا ہے اور میلانِ گناہ کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل دینے کی قوت پاتا ہے۔

مغفرت کے ایک معنی

تو یہ ہیں کہ وہ گناہ جو سرزد ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات اور اپنے غضب اور عذاب سے مغفرت چاہنے والے کو محفوظ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ اگر تم کبھی اپنے گناہ پر پشیمان ہو اور استغفار کرو اور چاہو کہ خدا تعالیٰ تمہارے ان گناہوں کو معاف کرکے ان کے بداثرات سے تمہیں محفوظ کرے تو تمہیں ان طریق کو اختیار کرنا ہوگا جو قرآن کریم میں بتائے گئے ہیں

دوسرے معنی مَغْفِرَة کے یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوت انسان کو عطا کرے کہ گناہ کی طرف جو میلان اس کی طبیعت میں پایا جاتا ہو یا جو زنگ اس کی فطرتِ صحیحہ پر لگ چکا ہو وہ زنگ دُور ہو جائے اور وہ میلان قابو میں آجائے اور انسان کا شیطان مسلمان ہو جائے اور گناہ کی طرف رغبت ہی باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا کہ غَافِرِ الذَّنْب خدا کی طرف سے یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ پس اگر تم گنہگار ہو تو اسی کی طرف آؤ اور قرآن کریم کے بتلائے ہوئے طریق پر آؤ۔

قرآن کریم تمہاری رہنمائی کریگا

اگر تم چاہتے ہو کہ تقوے کے اعلےٰ مقام کو حاصل کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم کو انبع کا وہ مقام تمہیں حاصل ہو جائے جس کے بعد اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان سے بھی اوپر انسان کو لے جاتا ہے تب بھی تم قرآن کریم کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک ایسی روشنی عطا کرے گا جو ان راہوں کو جو ان نتائج کی پیدا کرنیوالی ہیں روشن اور منور کردے گی۔ اور ان راہوں کا علم اور ان پر چلنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔

پس چونکہ یہ غافر الذّنب خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے اس کی ہدایت کے مطابق تم ذنب اور اس کے بدنتائج سے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آکر اور مغفرۃ کے ان معانی کے مطابق جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرسکو گے

(۴)

چوتھی صفت

اس کتابِ عظیم کی، اس کتاب کریم اور مجید کی اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ اس خدا نے اتاری ہے جو قَابِلِ التَّوْب ہے۔ یعنی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ پس اس کتاب میں یہ کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ توبہ کن لوگوں کی کن حالات میں اور کب قبول ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص توبہ کرنا چاہے۔ اسکے دل میں ایک خلش پیدا ہو۔ ایک خواہش تڑپنے لگے کہ مجھے اپنے رب کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ توبہ کرنی چاہیئے۔ تو کیا کرے کن راہوں سے وہ توبہ کے دروازوں تک پہنچے اور پھر انہیں کھٹکھٹائے۔

تو فرمایا کہ قرآن کریم قابل التوب خدا کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے وہ تمہیں ان دروازوں تک لے جائیگی جو توبہ کے دروازے ہیں۔ وہ تمہیں بتائے گی کہ ان دروازوں کو تم نے کس طرح کھٹکھٹانا ہے تاکہ وہ تم پر کھولے جائیں۔ پس

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں یہ بتایا

کہ جب تمہارا دل اپنے پیدا کرنے والے کی طرف مائل ہو۔ اور اس کی طرف جھک لیکن تم سرگرداں ہو۔ نہ جانتے ہو کہ کن راہوں سے تم اس کی جناب میں پہنچ سکتے ہو۔ تو اس کتاب کی طرف رجوع کرو اور اس سے روشنی اور ہدایت حاصل کرو تا تمہاری مُراد بر آئے اور تمہارا رب تم سے راضی ہو جائے اور اس کی نظر میں تم ایسے بن جاؤ کہ کبھی تم سے گناہ سرزد ہی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انما التوبة على الله
للذين يعملون السوء
بجهالة ثم يتوبون
من قريب فاولئك
يتوب الله عليهم و
كان الله عزيزًا حكيماه

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ توبہ کس طرح اور کن لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔ اور وہ کون لوگ ہیں کہ جن کی توبہ ان کے مُنہ پر ماری جاتی ہے۔

یہ تو ایک مثال ہے جو اشارۃً میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ورنہ قرآن کریم بھرا پڑا ہے ایسی آیات سے جن سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ

توبہ کا طریق کیا ہے

وہ کون لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفت قابل التوب کو اپنے حسنِ عمل سے خدا تعالیٰ اور قرآنِ مجید کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جوش میں لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جو توبہ قبول کرنے والا ہے ان لوگوں کے لئے توبہ کے دروازے کھول دیتا ہے۔

بہرحال ہمیں اس جگہ قرآنِ کریم کی ایک اندرونی خوبی کی طرف جو اس میں پائی جاتی ہے متوجہ کیا گیا ہے کہ یہ قرآنِ کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر تم توبہ کرنا چاہو تو صرف یہی تمہیں ہدایت دے سکتی ہے کہ توبہ کس طرح کی جاتی ہے اور کن راہوں سے اللہ تعالیٰ نے جو توبہ کے دروازے رکھے ہیں ان کو کھولا جاسکتا ہے۔

(۵)

پانچویں صفت

قرآنِ مجید کی یہاں یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ قرآن مجید اس خدا نے نازل فرمایا ہے جو شَدِيْدُ الْعِقَاب ہے۔ کہ جب وہ سزا دینے پر آتا ہے تو بہت سخت سزا دیتا ہے۔ اس عزیز وتعالیٰ کے قہر اور غضب اور لعنت اور سزا اور عذاب سے اگر بچنا چاہو تو اس کا طریق بھی یہی کتاب تمہیں بتلائے گی۔

کبھی تمہارے دل میں پہلوں کی مثال بیان کرکے خوف اور خشیۃ پیدا کرے گی تا تم اس کی طرف جھکو اور اسکے رحم کو جذب کرو۔ سورۃ الحاقہ میں مثلاً شدید العقاب کی قدرت کی ایک مثال بیان کی ہے تاکہ دلوں میں خوف پیدا ہو اور ان خدا کی طرف پیٹھ کرنے اور اس سے پہلوتہی کرنے سے بچے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بیان فرمایا ہے کہ ثمود کی قوم ایک ایسے عذاب سے ہلاک کی گئی تھی جو اپنی شدت میں انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واما عادٌ فاهلكوا
بريحٍ صرصرٍ عاتيةٍ
سخرها عليهم سبع
ليالٍ وثمانية ايّامٍ
حسومًا فترى القوم
فيها صرعىٰ كانهم اعجاز
نخلٍ خاوية فهل ترىٰ
لهم من باقيةٍ ه

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے

عاد کی قوم پر

جو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تھا اس کا مختصراً مگر بڑے ہی مؤثر طریق پر بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ایک ایسا عذاب تھا جس میں ساری قوم کو تباہ کر دیا گیا۔ فهل ترىٰ لهم من باقية کیا ان کا کوئی نشان بھی تمہارے سامنے آتا

ہے؟ وہ کلیتہً صفحۂ ہستی سے مٹا دئے گئے اس لئے کہ انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ وہ رب جو ان کا پیدا کرنے والا تھا۔ جو اس قدر ان پر رحم کرنے والا تھا۔ جو اس قدر ان پر انعام کرنے والا تھا اس کے نتیجہ میں ان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں لیکن انہوں نے کفر اور ناشکری کو اختیار کیا اور خدا تعالےٰ کی بجائے شیطان کو اپنا دوست بنالیا۔ تب ساری کی ساری قوم کو اللہ تعالےٰ نے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ اور ان کا کوئی نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔

اس قسم کے واقعات کا ذکر کثرت سے قرآنِ کریم میں پایا جاتا ہے۔ اور

ایک مقصد ان کا یہ ہے

کہ تا ان واقعات کو سنکر ہمارے دل خوف سے لرز اٹھیں اور ہم یہ عہد کریں کہ قرآن کریم نے جو تعلیم ہمارے سامنے رکھی ہے جس سے خدا راضی ہوتا ہے اور جس کو چھوڑ کر خدا کی ناراضگی مول لینی پڑتی ہے۔ ہم کبھی بھی اس تعلیم کو چھوڑیں گے نہیں بلکہ اسی تعلیم کو اپنائیں گے۔ اس تعلیم کو اس طرح اپنے جسموں اور روحوں میں جذب کرلیں گے جس طرح خون ہمارے اندر پیوست رہا ہے۔ تا کہ خدا کا غضب کسی شکل میں بھی اور اس کی لعنت کسی صورت میں بھی ہمارے اوپر نازل نہ ہو۔

پھر قرآن کریم وہ کتاب ہے جو کبھی خدا کی لعنت اور اس کے غضب سے بچنے کی دعائیں سکھاتی ہے کیونکہ شدید العقاب ہونے کے باوجود خدا تعالےٰ نہیں چاہتا کہ اس کا عذاب بندوں پر نازل ہو۔ تو پہلی قوموں کی مثالیں دے کر ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا کیا۔ پھر ہمیں دعائیں سکھائیں کہ یہ دعائیں کرتے رہو تا کہ میرا غضب تم پہ نازل نہ ہو۔

سب سے بہتر اور کامل دُعا

تو سورۃ الفاتحہ ہی ہے جس میں غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین ہے یعنی جس میں خدا کی لعنت سے پناہ مانگی گئی ہے اور چونکہ خدا کی لعنت کے مورد دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک مغضوب اور ایک ضالّ۔ اس لئے دونوں کا ذکر کرکے ایک طرح حصر کردیا گیا ہے کہ کسی طریق سے بھی ہم پر تیری لعنت نازل نہ ہو۔

قرآن کریم کبھی ایسے

اعمالِ صالحہ کی نشان دہی

کرتا ہے جس کے نتیجہ میں شیطانی اندھیرے نور میں بدل جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا رحم جوش میں آتا ہے اور اس کے عذاب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہ تسلی دلائی کہ اگر تم قرآنی ہدایت پر عمل کروگے تو میں فرشتوں کو مقرر کروں گا کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں اور وہ یوں دعا کریں گے۔

ربنا وسعت کل شیئ
رحمۃ وعلما فاغفر
للذین تابوا واتبعوا
سبیلک وقھم عذاب
الجحیم ۵ (سورہ مومن)

کہ ایسے لوگوں پر تُو اپنا رحم کر کیونکہ تُو بڑے حلم والا ہے اور ان کو جہنّم کے عذاب سے بچالے جو توبہ کرتے ہیں۔ اور وہ طریق اور شریعت کی جو راہیں تُو نے قرآن کریم میں بتائی ہیں ان پر عمل کر رہے ہیں۔

اسی طرح

سورہ الدّھر میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ جو لوگ اپنے جذبات کے غلام نہیں ہوتے بلکہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہیں اور صبر کی راہوں پر گامزن ہوتے ہیں۔ (کافور کی ملاوٹ)۔ اپنی نذریں ادا کرتے ہیں اور ہمیشہ یہ خیال رکھتے ہیں کہ کہیں قیامت کے روز اللہ تعالےٰ ان سے ناراض نہ ہو۔ وہ لوگ جو اسکی رضاء کے لئے مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے۔ ریا، عُجب، خودروی خودراہی اور دکھاوا ان میں نہیں ہوتا۔ نہ وہ احسان جتاتے ہیں، اپنے نفسوں اور اپنے نفس کی بدخواہشات اور میلانات سے جُدا ہو کر محض اپنے رب کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ فوقاھم اللہ شرّ ذالک الیوم کہ اس دن کے عذاب سے اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو بچالے گا۔ تو جب یہ کہا کہ میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ جب میں پکڑتا ہوں۔ جب میری گرفت میں کوئی آتا ہے تو اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر وہ پیدا ہی نہ ہوا ہوتا تو اس کے لئے بہتر تھا۔

فرمایا۔ اس شدید العقاب خدا نے قرآن کریم کو اتارا ہے اور ہمیں اس واضح حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اس کتاب میں ہمیں وہ طریق بتائے گئے ہیں جن کے ذریعہ ہم اسکے عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ایک دو مثالیں دے کر بیان کیا ہے۔

(۶)

چھٹی صفت حسنہ یا اندرونی خوبی

قرآن کریم کی جن الفاظ میں بیان کی گئی ہے وہ ذی الطّول ہے۔ یعنی اس اللہ نے یہ کتاب اتاری ہے جو بڑا احسان کرنے والا اور بڑا انعام کرنے والا ہے۔ اور اس کتاب کے نزول کی یہ غرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انعام اور احسان کے جذب کرنیکی راہیں تم پر کھولی جائیں۔

اور اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالےٰ جب کسی قوم یا فرد کو کوئی احسان یا انعام عطا کرتا ہے تو اس پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ اِن ذمّہ داریوں کا ذکر بھی قرآن مجید میں پایا جاتا ہے۔ اُن کی طرف بھی ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ انعام واکرام کا ذکر ذی الطّول میں ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال تو میرے نزدیک وہ ہے۔ جو فرمایا اتممت علیکم نعمتی کہ اسلام اور اسلامی شریعت کے ذریعہ میں نے اپنی شریعت کو نعمتِ عظمیٰ بنا دیا ہے اور نعمتِ عظمیٰ کے طور پر میں اسے تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔

اسی طرح

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے

واسبغ علیکم نعمہٗ
ظاھرۃً وّ باطنۃً

کہ تم پر ظاہری اور باطنی نعمتوں کو اللہ تعالےٰ نے پانی کی طرح بہا دیا۔ جیسے فلڈ (flood) آتا ہے ہر ایک چیز کے اوپر چھا جاتا ہے۔ اور ہر چیز کو اپنے نیچے لے لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ کی نعمتوں نے ہمارے نفس نفس اور ہمارے ذرّہ ذرّہ کو ڈھانپ لیا ہے۔

لیکن اس کے بعد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اتّبعوا ما انزل اللہ کہ اب

تم پر یہ ذمّہ داری عائد ہوتی ہے

کہ جو اللہ تعالےٰ نے نازل کیا ہے۔ اس کی تم اتباع کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے کفرانِ نعمت کروگے تو اس کی سزا پاؤ گے۔ مگر قرآن کریم اس لئے نازل نہیں کیا گیا کہ خدا کے غضب کو تم جذب کرو اور اس کے قہر کے تم مورد بنو۔ قرآن کریم کے نزول کی غرض تو یہ ہے کہ ذی الطّول خدا کی طرف تمہیں متوجہ کرے اور تم اس کی نعمتوں کو یاد کرتے ہوئے اس کے شکر گزار بندے بنو۔ اور جو ہدایت اور تعلیم اور شریعت اور فرائض اور احکام اس نے نازل کئے ہوئے ہیں ان کی اتباع کرنے والے ہو۔ (سورہ لقمان آیت ۲۱-۲۲)

(۷)

ساتویں صفتِ حسنہ

قرآنِ کریم کی اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے

لا الٰہ الاّ ھو

کہ جس خدا نے اس قرآن کو نازل کیا ہے وہ اکیلا ہی پرستش کا سزاوار اور حقدار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس

اس کتاب کی بُنیادی صفت

یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان کی کہ یہ کتاب اور اس کی تعلیم، اور اس کی شریعت اور اس کی ہدایتیں اور وہ نور جو اس سے نکلتا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کے جسموں اور ان کی روحوں میں داخل ہونا اور نفوذ کرنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان خالص توحید پر کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن نہ ہوتا تو دنیا میں توحیدِ خالص بھی نہ پائی جاتی۔ پس اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفاتِ حسنہ کے متعلق کامل تفصیلی علم یہی کتاب دیتی ہے جس کے بغیر توحید، صحیح معنی اور حقیقی رنگ میں قائم نہیں ہوسکتی۔

تو اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم نے اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق بھی علوم کے سمندر بند کر دئے ہیں اور تمہارے فائدہ کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

پس تم اس خدائے واحد ویگانہ کے قرب کے حصول کے لئے اس کی ذات کی معرفت اور اس کی

صفاتِ حسنہ کا عرفان حاصل کرو

اور قرآن کریم کی روشنی میں ہی تم ایسا کرسکتے ہو۔ پس قرآن کریم کو توجہ سے پڑھو

اور توجہ سے سنو، اور عزم اور استقلال اور صبر کے ساتھ اس پر عمل کرو اور دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ حاصل کرو اور نورِ قرآن کریم کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ تا کہ تم توحیدِ خالص پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور توحیدِ خالص کو پا لینے کے بعد دنیا کی ساری کامیابیاں مل جاتی ہیں اور کوئی ناکامی بھی انسان کے حصہ میں نہیں رہتی۔

آٹھویں صفتِ حسنہ

یا اندرونی خوبی قرآن کریم کی اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمائی ہے۔ والیہ المصیر کہ اس عظیم کتاب کو نازل کرنے والی وہ ذات پاک ہے۔ جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے اور اس خدا نے اس قرآن کے ذریعہ انسان کو معاد کا کامل اور مکمل علم دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور کے ساتھ اور بڑی وضاحت کے ساتھ اور بڑی تفصیل کے ساتھ اس مضمون کو اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے۔ کہ معاد کا علم اور جنت و دوزخ کی حقیقت جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ وہ کسی غیر کے وہم میں بھی نہیں آ سکتی اور نہ ہی الٰہی کتبِ سماویہ میں وہ علوم پائے جاتے ہیں جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئیں پھر محرف و مبدل ہوئیں اور پھر وہ منسوخ ہو گئیں یہ قرآن ہی پاک کتاب ہی ہے جو نورِ مجسم ہے اور حقیقی اور خالص توحید پر کھڑا کرتی ہے۔ اور

معاد کا علم

پوری طرح ہمیں عطا کرتی ہے اور ہمیں ایک حق الیقین عطا کرتی ہے اس بات پر کہ ہم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جائینگے۔ اور اس یقین کے بعد انسان اس دنیا اور اس کی لذتوں اور اس کی خواہشات سے بکلی منہ موڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کو یہ فکر ہوتی ہے۔ اگر میں اس دنیوی زندگی میں پڑ گیا جو اُخروی زندگی کے مقابلہ میں غیر محدود طور پر کم ہے دیکھو تو عظیم گھاٹہ پانے والا ہوں گا۔ سو کی نسبت ایک کے ساتھ یہ ہے۔ کہ ایک سو کا سواں حصہ۔ چونکہ اخروی زندگی غیر محدود ہے۔ اسلئے اس زندگی کی نسبت اس اخروی زندگی کے ساتھ یہ ہے کہ یہ زندگی اس زندگی کا "غیر محدود واں" حصہ ہے یعنی کوئی نسبت قائم ہی نہیں ہو سکتی

جب یہ حقیقت انسان کے سامنے آ جائے

پھر ان تمام بدیوں سے جو صرف اس دنیوی زندگی کی لذات اور آرام میں اور اخروی زندگی میں عذاب اور قہر کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان سے بچنے کی ہر طرح کوشش کرتا ہے۔ اگر کبھی پاؤں پھسل جائے تو اپنے خدا کا سہارا لے کر پھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ گناہ کرے تو اس غفار کو پکارتا ہے متوبہ کرنے کے لئے تضرع کی راہوں کو اور تواضع کی راہوں کو اختیار کرتا ہے۔ قرآن کریم پر غور کرتا رہتا ہے اس عزم اور نیت کے ساتھ کہ میں نے اپنی

اخروی زندگی کو بہرحال سنوارنا ہے

خواہ مجھے اس زندگی میں کتنی ہی کوفت اور تکلیف اور مصیبت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے جب وہ ایسا کر لیتا ہے۔ تب وہ اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں شامل کرے۔ اللّٰھم آمین۔

"تحریکِ جدید کا قیام خدائی فیصلہ کی تکمیل کیلئے ہے"

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ خیال مت کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں، اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانیوالے دل کی ضرورت ہے۔ پس مت خیال کرو کہ جو میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو اللہ دوسرے سے یہی کہلوائے گا۔ اور اس کے ہونے کے بعد اور سے بہرحال چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرا لے یہ پہلا قدم ہے"۔ (الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۴ء)

اس ارشاد کی روشنی میں اپنا محاسبہ فرمائیے کہ آپ نے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہ

گرے ہوؤں کو اٹھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

(از مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری از سنگاپور)

گرے ہوؤں کو اٹھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ
مرے ہوؤں کو جلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

جو دودھ اترا ہے افلاک سے بشر کیلئے
وہ دودھ سب کو پلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

غریقِ بحرِ ضلالت کو ڈوبنے مت دو
اُسے ضرور بچاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

ہر ایک دل میں نئی جوت جگمگاتے ہوئے
قدم کو آگے بڑھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

بھنور سے کشتیٔ اُمّت ابھی نہیں محفوظ
اُسے کنارے لگاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

لرز رہے ہیں اندھیرے چہار سو لے دوست
چراغ دل کے جلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

جو ہو سکے تو کبھی رات کے اندھیرے میں
دعا کے تیر چلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

خدا کی راہ میں دیکر خلوصِ نیت سے
سب اپنا مال لٹاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

سدا مہکتا رہے جن کے رنگ و بو سے جہاں
چمن میں گُل وہ کھلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

عطا ہوئے ہیں تمہیں جو حق سے جو علوم و ہنر
وہ دوسروں کو سکھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

بھٹک گیا ہو رہِ راست سے اگر کوئی
تو اُس کو راہ پہ لاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

نہ حق کسی کا دباؤ کہ یہ بھی نیکی ہے
نہ دل کسی کا دکھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

جو فرضِ منصبی اپنا کبھی بھلا بیٹھے
تو اس کو یاد دلاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

ہوا شکستہ دلی بیتامی و بیوگاں کی بلا
تم اُن کی بگڑی بناؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

کہیں جو بھائی سے بھائی ہو برسرِ پیکار
تو اُن میں صلح کراؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

جُدا کیا ہو جنہیں اہلِ دہر نے اُن کو
بہم ملا کے دکھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

اُداس اُداس سا رہتا ہو گر کوئی تو اُسے
ہنسا سکو تو ہنساؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

ضرر رساں جو کوئی چیز راہ میں دیکھو
تو اس کو راہ سے ہٹاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

کرو نصیحت و تلقینِ خیر آپس میں
بہم پیار بڑھاؤ کہ کارِ خیر ہے یہ

۴ بننے کی سعادت حاصل کی ہے؟

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کا دائرۂ کار

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا مقصد یوں بیان فرمایا!

"ہمارا فرض ہے کہ نئے ممالک میں جا کر تبلیغ کریں۔ روحانیت کی بھی رو ہوتی ہے جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے۔ پس اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونہ کونہ میں یہاں تک کہ دنیا کا گوشہ دنیا کا کوئی ملک دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس پھیل جاؤ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھر اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے"

الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریۂ احباب

میرے والد بزرگوار قبلہ خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج کی وفات پر اندرونِ ملک پاکستان اور بیرونی ممالک انگلینڈ۔ کینیڈا اور آسٹریلیا سے بہت سے عزیزوں اور احباب کے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط موصول ہوتے ہیں ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(کرنل نصر اللہ خان از کھاریاں کینٹ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ کے برادر اصغر عزیز نجم الثاقب متعلم بی اے کی وفات گذشتہ ماہ نہر میں نہاتے وقت واقعہ ہوئی تھی اور ان کی نعش نہ ملنے کی وجہ سے ان کے تمام لواحقین بہت پریشان تھے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۴۲ گھنٹے کے بعد عزیز کی نعش مل گئی ہے۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

۱۔ جنرل سٹورز مغلپورہ ریلوے میں پڑے ہوئے حسب ذیل میٹریل کی فروخت کے لئے سربمہر لفافوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۱۔ ویسٹ پلیپر ۔ ۱۹۰۰ ہنڈرڈ ویٹ

۲۔ ٹنڈر ٹنڈر فارموں پر دیے جائیں۔ جو دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز کراچی کینٹ ۲۲ اگست ۱۹۶۶ء کو یا اس کے بعد ۱/۵ روپے فی سیٹ ناقابل واپسی جمع ۵۰ پیسے باہر کے شہر کے لئے ڈاک خرچ کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور کے دفتر میں ۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز سوموار ۱۰ بجے صبح تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جو اسی روز ساڑھے گیارہ بجے حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ پیشکش منظوری کے لئے ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک کھلی رہے گی۔

(L) 22371 (۱۷۶)

نظارت تعلیم کے اعلانات

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کراچی ۱۶

(۱۹۶۶ - ۶۷ء کیلئے داخلہ)

تین سالہ ڈپلومہ کورس کے داخلہ کے لئے درخواستیں بنام محمد ظفر عمر لودھی رجسٹرار انسٹی ٹیوٹ (۱) کورسز۔ ۱۔ آٹو اینڈ ڈیزل ۲۔ سول ۳۔ الیکٹریکل ۴۔ مکینیکل ۵۔ پاور ۶۔ ریڈیو اور الیکٹرونکس ۷۔ ریفریجریشن ایئر کنڈیشننگ ۸۔ ٹیکسٹائل سپننگ ۹۔ ٹیکسٹائل ویونگ۔ قابلیت برائے داخلہ۔ کم از کم میٹرک ان فزکس کیمسٹری اور ریاضی اینڈ سٹریل آرٹس ٹیکنیکل یا کوئی اور برابر کی قابلیت۔ عمر کم از کم ۱۵ سال ۶۶-۹-۱ کو دو روپیہ بذریعہ پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل بھیج کر پراسپکٹس اور فارم داخلہ منگوا سکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک فارم داخلہ منگوانے کے لئے لفافے پر اپنا پتہ اور ۵۰ پیسے کا ٹکٹ۔ سابقہ درخواستیں منظور ہو چکی ہیں۔ درخواستہ وصولی کی آخری کی آخری تاریخ ۶۶-۸-۳۰

مستقل کمیشن (D) کالج پائلٹ۔ پی۔ اے۔ ایف

عمر ۱۶½ تا ۲۲ سال ۵ افرادی ۱۹۶۷ء کو ٹریننگ کے دوران تنخواہ ۱۱۷/- ماہوار کمیشن ملنے پر ۹۲۵/- ماہوار۔ غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم ایف۔ اے۔ ایف ایس سی سینئر کیمبرج جی۔ سی۔ ای یا اس کے برابر جن طلبا کا ایف اے کا نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۶۶-۹-۲۱

(ناظر تعلیم)

دکان برائے فروخت

لائلپور میں ایک عمدہ سیٹ شدہ با موقع جنرل اسٹور چالو حالت میں برائے فروخت موجود ہے تفصیلات کے لئے فوری طور پر امین ہاشمی ارشد سنز طارق آباد لائلپور فون نمبر ۵۱۶۶ یا پوسٹ بکس نمبر ۱۰۹۶ لاہور سے رابطہ قائم کریں

درخواست دعا

حضرت میاں معراج الدین صاحب مرحوم لاہور کی صاحبزادی ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ آجکل بیمار ہیں۔ قارئین کرام بحترمہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جملہ حقوق محفوظ

گیا بڑھاپا آئی جوانی

کایا پلٹ کورس

باقاعدہ استعمال کرنے سے بوڑھے جوان بن جاتے ہیں

سلطنتِ شباب	بہار جوانی	انتشار
۳۰/-	۳۰/-	۱۵/-

حکیم مخدوم السلطان احمد الکمل الطب و الجراحت

دواخانہ فضل۔ مبانی (ضلع سرگودہا)

رجسٹرڈ

دس اکسیریں

دس روپے۔ چار خوراکیں۔ مرض غائب

★ پرانی سر درد ★ نکرے ۔ سرگم کتار
★ نکسیر ★ دمہ ★ کان کی پیپ
★ بواسیر (خونی و بادی) ★ ناسور
★ سیلان الرحم ★ بانجھ پن ★ جوڑوں اور اعصاب کی دردیں۔ بصورت منی آرڈر ڈاک خرچ معاف

مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی پُر اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

تریاق اٹھراء اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۳۴۹
۳/۵/۶۶

میں صفیہ بیگم زوجہ مرزا مجید احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن B/50/117 کوارٹر کورنگی ڈاک خانہ کراچی ۳۱ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ رمئی ۶۶ء حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسبِ ذیل ہے :۔

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ سو روپے ہے۔

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے :۔

۱۔ بندے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ
۲۔ انگوٹھیاں " ۳ عدد " ¾ تولہ
۳۔ چوڑیاں " ۲ عدد " ۲ تولہ

جملہ وزن ¼۳ تولہ قیمت -/۴۴۴ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ :۔ صفیہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد :۔ محمد شفیع خان زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۳۵۰
۲/۶/۶۶

میں امۃ الحمید بشریٰ زوجہ صلاح الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ رجون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے

حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ Rs

ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ½۱ تولہ مالیتی -/۱۲۵ Rs

ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۱۰۰ Rs

کل میزان -/۱۲۲۵ Rs

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ : امۃ الحمید بشریٰ

گواہ شد :۔ محمد علی احمد ابن خدا بخش گول بازار ربوہ۔

گواہ شد :۔ صلاح الدین ڈرائیور دفتر .C.S.O خاوند موصیہ ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں

(مینیجر)

ضرورت ہے

بھٹہ کے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے کارکنان کی فوری ضرورت ہے :۔

۱۔ مستری جو کہ بھٹے کے کام کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔
۲۔ ایک اسسٹنٹ منشی جو جمع تفریق میں ماہر۔ خوشخط اور محنتی ہو۔
۳۔ چار کس مزدور جو سخت محنتی کام کر سکیں۔

ضرورت مند احباب اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواستیں بھجوا دیں۔ تنخواہ حسبِ لیاقت اور حسب تجربہ دی جائے گی۔

خاکسار ظفر الحق جلیل دواخانہ مین بازار شیخوپورہ

قابلِ اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینیجر)

باکمال سٹاف، لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اور دواور انگریزی طلب فرمائیں۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ

روزنامہ **الفضل** ربوہ
میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

ہمدردِ نسواں (اٹھرا کی گولیاں) **دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں**۔ مکمل کورس ۲۰ بیس روپے

اسلام میں انسان کے لئے مایوسی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں

اسے یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہر وقت ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہ سکتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی تعلیم کی ایک بہت بڑی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اس کی صفات میں سے غفوریت، ودودیت اور رحیمیت بھی ہے۔ یعنی اگر عمل کرتے ہوئے کوئی کمزوری رہ جائے تو وہ اس کمزوری کو نظر انداز کرتے ہوئے انسان کے لئے ترقیات کے دروازے کھولتا رہتا ہے اور وہ اپنے بندوں کے ساتھ ایسی محبت و رافت کا سلوک کرتا ہے جیسے ایک مشفق باپ اپنے بچے کے ساتھ کرتا ہے۔ بچہ خواہ کتنا ہی خراب کیوں نہ ہو باپ نہیں چاہتا کہ میرا بچہ ضائع ہو جائے اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے متعلق یہی چاہتا ہے کہ وہ نجات پاتے چلے جائیں خواہ اُن کے اعمال میں کچھ کمزوریاں ہی رہ گئی ہوں۔ اور درحقیقت ایسی ہی تعلیم پر عمل کرنے سے انسانی قلوب میں بشاشت قائم رہتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اور بالفرض نماز میں اس کی توجہ پوری طرح قائم نہیں رہتی تو اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں وہ یہ نہیں سمجھے گا کہ میری نماز بیکار گئی۔ بلکہ وہ یہ سمجھے گا کہ اگر تھوڑی بہت خامی بھی رہ گئی ہوگی تو تھوڑی سی توجہ اور انابت سے اللہ تعالیٰ اس کو نظر انداز کر دے گا اور اس کے لئے اپنے فضلوں کے دروازے بند نہیں کرے گا۔

اسی اصل کے ماتحت اسلام نے توبہ کے مسئلہ کو پیش کیا ہے کہ اگر کسی وقت انسان سے کوئی کمزوری سرزد ہو جائے تو ضروری نہیں ہے کہ اس کی سزا بھی بھگتے بلکہ اگر اُسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور آئندہ کے لئے وہ اپنی اصلاح کا اقرار کرے اور ایسی کمزوریوں سے بچنے کا تہیّہ کر لے تو اس کی کمزوریوں کی بناء پر ترقیات کے جو دروازے بند ہو جاتے ہیں وہ پھر کھول دئے جاتے ہیں اور انسان نیچے کی طرف نہیں جاتا بلکہ اوپر کی طرف اٹھتا ہے۔ اس اصل کو پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَلَمْ يُصِرُّوْا
عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ
جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْھَا
وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝
(آل عمران ع ۱۴)

یعنی وہ لوگ جو کسی وقت خدا کے احکام کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں اور اس ذریعے سے اپنے نفسوں کا حق مار دیتے ہیں لیکن اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ ومن یغفر الذنوب الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو گناہوں سے اور کمزوریوں سے بچا سکے۔ یہ جملہ معترضہ ہے آگے فرماتا ہے ولم یصرّوا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون۔ وہ خدا تعالیٰ سے اپنی کمزوریوں پر پردہ پوشی چاہتے ہیں اور اپنے اس گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کمزوریوں پر پردہ پوشی فرما کر ان کے لئے رحمت کے دروازے کھول سکتا ہے۔ ان لوگوں کی جو اس نکتہ کو سمجھتے ہیں یہ جزاء ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوریوں پر پردہ ڈال دے گا اور اُن کے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند نہیں کرے گا اور وہ نجات پا کر خدا تعالیٰ کو پالیں گے اور ان کو مغفرت حاصل ہو جائے گی اور رہنے کو ایسے باغات ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور یہ انعام عارضی نہیں ہوگا بلکہ وہ ان باغات میں ہمیشہ رہیں گے اور محنت کرنے والوں کا بدلہ اچھا ہی ہوتا ہے۔

دیکھو کیسی اعلیٰ اور شاندار تعلیم ہے۔ انسان کے لئے مایوسی کے تمام دروازے بند کر دئے گئے ہیں اور اُسے یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہر وقت ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہ سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنے اندر احساس صحیح پیدا کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزء چہارم حصہ چہارم صفحہ ۴۸۹،۴۹۰)

درخواستِ دُعا

میرا لڑکا عزیز رشید احمد بی۔اے، بی۔ٹی کرنے کے بعد امسال ایم۔ای۔ڈی کا امتحان حیدرآباد یونیورسٹی سے دے رہا ہے۔

تمام بزرگوں اور احبابِ جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

ملک احمد خاں ریحان
کیشئر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی اڈا سرگودہا

فلائٹ لیفٹیننٹ محمد احمد خاں کی افسوسناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ فلائٹ لیفٹیننٹ محمد احمد خان صاحب ابن مکرم انشاء اللہ خاں صاحب آف لاہور مؤرخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۶۶ء کو ایک فضائی حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۲۷ سال تھی۔ انہیں ۱۹۶۱ء میں فضائی فوج میں کمیشن ملا تھا۔ وہ اپنی غیر معمولی لیاقت اور حسن کارکردگی کی وجہ سے اپنے افسروں اور ماتحتوں میں بہت مقبول اور ہردلعزیز تھے۔

مؤرخہ ۱۹ر اگست کو علی الصبح ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ فجر کے معاً بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ قبرستان لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعۂ شہداء میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے اور مرحوم کے والدین بھائیوں بہنوں اور دیگر اعزّا کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دُنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین ❊

لجنہ اماء اللہ کراچی کی

چندہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے مساعئ جمیلہ

لجنہ اماء اللہ کراچی کی جنرل سیکرٹری محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے ممبرات لجنہ کراچی سے دو ہزار آٹھ سو اٹھارہ روپیہ چندہ وصول کر کے پہلی قسط کے طور پر یہ ساری رقم یونائیٹڈ بنک وکٹوریہ روڈ کراچی میں جمع کروا دی ہے۔ موصوفہ نے ادخالِ رقم سے متعلقہ بنک سلپ بھی بھجوائی ہے اور چندہ دینے والی بہنوں کی فہرست بھی۔ ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ لجنہ کی دیگر عہدیدار خواتین اور چندہ ادا کرنے والی بہنوں کا تہِ دل سے شکر گزار ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور دوسری بہنوں کو بھی اس کارِ ثواب میں جلد از جلد اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)